## سوال

(293) مسئلہ وراثت۔ 7

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے والد محترم دو سال قبل وفات پاگئے تھے، پسماندگان میں سے ہم چار بھائی، ایک بہن اور والدہ زندہ ہیں، ہمارے والد نے اپنی سمجھ کے مطابق ہم سب بہن بھائیوں اور والدہ کے نام پلاٹ یا مکان لگوادیے تھے، وفات کے بعد ہم نے کوئی تقسیم نہیں کی، کاروبار بھی مشترکہ طور پر چلتا رہا، اب ہمیں کاروبار میں کافی نقصان ہوا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ تقسیم کے مرحلہ سے گزرنے کے بعد ہم اپنا کاروبار بھی تقسیم کرلیں، اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی فرمائیں کہ کس کو کتنا حصہ ملے گا؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال کا جواب دینے سے قبل ہم اس امر کی وضاحت کرنا ضروری خیال کرتے ہیں کہ اپنی زندگی میں کوئی شخص بھی اپنی جائیداد بطور وراثت تقسیم کرنے کا مجاز نہیں ہے اور نہ کوئی لڑکا یا لڑکی اپنے وراثتی حصے کا مطالبہ کرسکتا ہے کیونکہ وراثت کےلیے بنیادی شرط یہ ہے کہ انسان کی وفات ہوجائے اور حصہ لینے والا اس کی وفات کے وقت زندہ موجود ہو، جو مورث کی وفات سے پہلے فوت ہوچکا ہے۔ اس کا وراثتی حصہ خود بخود ختم ہوجاتا ہے، اس وضاحت کے بعد ہم اصل سوال پر غور کرتے ہیں، فوت ہونے والے بزرگ نے اپنی زندگی میں جو وراثتی حصے بصورت پلاٹ یا مکان اپنی اولاد یا بیوی کے نام لگوائے تھے وہ شرعاً نا جائز ہیں، وہ اپنی زندگی میں اولاد اور اپنی بیوی کی ضروریات کو پورا کرنے کے پابند تھے، اس سے آگے بڑھ کر بطور وراثت اولاد کے نام پلاٹ خریدنا یا بیوی کے نام مکان لگوانا اپنے اختیارات سے تجاوز کرنا ہے، اب اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ جو جو پلاٹ یا مکان کسی کے نام لگوائے گئے ہیں ان سب کو ایک کردیا جائے اور کاروبار سے جو منافع حاصل ہوا ہے، اسے بھی اصل جائیداد میں شامل کرلیا جائے اور کاروبار میں جو نقصان ہوا ہے وہ بھی مشترکہ طور پر کاروبار پر تقسیم کردیا جائے، اگر کاروباری قرضہ ہے تو وہ بھی اس چالو کاروبار سے ادا کیا جائے، باقی چالو کاروبار اور اس سے حاصل شدہ منافع کے بہتر (۷۲) حصے کرلے جائیں پھر ان سے آٹھواں حصہ (72/8=9) بیوہ کو دیا جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر مرنے والے کی اولاد ہے تو کل ترکہ سے بیویوں کو آٹھواں حصہ دیا جائے۔ [1]

ان بہتر حصوں سے نو حصے نکالنے کے بعد جو باقی تریسٹھ حصوں کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ایک لڑکے کو لڑکی کی نسبت دو گنا حصہ ملے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد کے متعلق حکم دیتا ہے کہ لڑکے کو لڑکی سے دوگنا دیا جائے۔ [2]

اس طرح لڑکی کو سات حصے اور ہر لڑکے کو چودہ، چودہ حصے دیے جائیں، حدیث میں ہے کہ مقررہ حصہ لینے والوں کا حصہ نکال کر باقی جائیداد میت کے قریبی رشتہ داروں کو دی جائے اور بیوی کا مقررہ حصہ نکالنے کے بعد قریبی رشتہ دار اس کی اولاد ہے، لہذا مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اسے تقسیم کرلیا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]النساء: ۱۲۔

[2]النساء: ۱۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد4۔ صفحہ نمبر:273**

محدث فتویٰ